15

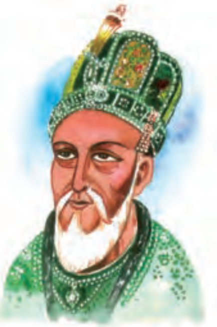

پہلی جنگِ آزادی کا سپہ سالار

عامر آج بہت خوش تھا۔ اس کے اسکول میں یومِ آزادی کا جشن منایا جا رہا تھا۔ اس موقعے پر اسکول میں ایک ڈراما اسٹیج کیا گیا۔ جس کا موضوع تھا ’پہلی جنگِ آزادی کا سپہ سالار‘۔ اس ڈرامے میں بہادر شاہ ظفر کی زندگی کے حالات پیش کیے گئے تھے۔

عامر نے بھی اس ڈرامے میں حصّہ لیا۔ ڈراما بہت پسند کیا گیا اور سب نے طَلَبا کی بہت تعریف کی۔ عامر کے ابّو بھی پروگرام دیکھنے گئے تھے۔ گھر لوٹ کر انھوں نے عامر کو مبارک باد دی۔ عامر نے کہا— ’’ابو! مَیں 1857 کی جنگِ آزادی کے بارے میں اور معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے اس کے بارے میں کچھ بتائیے۔

ابّو نے جواب دیا—— ’’بیٹا یہ ایک لمبی کہانی ہے۔ بس یوں سمجھ لو کہ انگریز اپنے ناپاک ارادوں کے ساتھ ہندوستان میں داخل ہوئے۔ تاجر بن کر آئے۔ ایسٹ انڈیا کمپنی قائم کی۔ اپنے ملک کا مال یہاں بیچنے لگے اور یہاں کی چیزیں اونے پونے داموں خرید کر اپنے ملک لے جانے لگے۔ دھیرے دھیرے وہ بعض ہندوستانی صنعتوں کے مالک بن بیٹھے۔ اپنی چالاکی اور مکّاری سے انھوں نے ملکی انتظامات اپنے ہاتھ میں لے لیے۔ 1837 میں جب بہادر شاہ ظفر کو بادشاہ بنایا گیا تو مغلوں کی حکومت نام کی رہ گئی تھی۔ انگریز بادشاہ کو وظیفہ دیتے تھے اور حکم کمپنی کے افسروں کا چلتا تھا۔‘‘

عامر نے حیرت زدہ ہو کر کہا—— ’’ابّو! تو بادشاہ انگریزوں کی بات مانتے ہی کیوں تھے؟‘‘

’’بیٹا! انگریز بڑے طاقت ور ہو گئے تھے۔ انھوں نے اپنی فوج بھی بنا لی تھی‘‘۔ ابّو نے جواب دیا۔

عامر نے فوراً کہا—— ’’تو کیا اتنے بہت سے انگریز ہندوستان آ گئے تھے کہ ان کی فوج بھی بن گئی۔‘‘

ابّو نے بتایا—— ’’نہیں بیٹا! انگریزوں نے ہندوستانیوں کو اپنی فوج میں بھرتی کیا تھا۔ تنخواہ انگریز دیتے تھے اس لیے ہندوستانی ان کا حکم مانتے تھے۔‘‘

’’تو کیا بادشاہ کے پاس فوج نہیں تھی؟‘‘ عامر نے پوچھا۔

ابّو نے جواب دیا—— ’’بیٹا فوج تو تھی لیکن برائے نام۔‘‘

’’پھر 1857 کی جنگِ آزادی کیسے لڑی گئی‘‘؟ عامر نے سوال کیا۔

ابّو نے بتایا—— ’’انگریزوں کا ظلم اور ناانصافی بڑھتی جا رہی تھی۔ عوام میں بے چینی تھی۔ بہادر شاہ ظفر کو بھی عوام کے حالات کا علم تھا۔ وہ اپنے ملک کو انگریزوں سے نجات دلانا چاہتے تھے۔ ادھر اودھ کی بیگم حضرت محل، جھانسی کی رانی لکشمی بائی، بہار کے بابو کنور سنگھ، نانا صاحب پیشوا اور تانتیا ٹوپے وغیرہ اپنے اپنے علاقوں میں انگریزوں کے قدم اُکھاڑنے کی جدوجہد میں لگے تھے۔‘‘

عامر نے کہا—— ”ابّو! اس کا مطلب یہ ہوا کہ سارے ملک میں لوگ انگریزوں کے خلاف ہو گئے تھے۔“

ابّو نے کہا—— ”ہاں بیٹا! انگریزی فوج کے ہندوستانی سپاہیوں میں بھی انگریزوں کے خلاف بے چینی پیدا ہو رہی تھی۔ انگریز ان ہندوستانی فوجیوں کے ساتھ بدسلوکی کرتے تھے۔ انگریزوں کے خراب رویّے اور بعض دوسرے معاملات کی وجہ سے میرٹھ چھاؤنی کے ہندوستانی سپاہیوں نے بغاوت کردی۔ انھوں نے اپنے انگریز افسروں کو قتل کردیا۔ 10 مئی 1857 کو پانچ ہزار سپاہیوں نے دلّی کا رُخ کیا۔ اگلے دن وہ سپاہی لال قلعہ پہنچے۔ بہادر شاہ ظفر کو اپنا شہنشاہ تسلیم کیا۔ سپاہیوں نے بادشاہ سے درخواست کی کہ وہ ان کی کمان سنبھالیں۔“

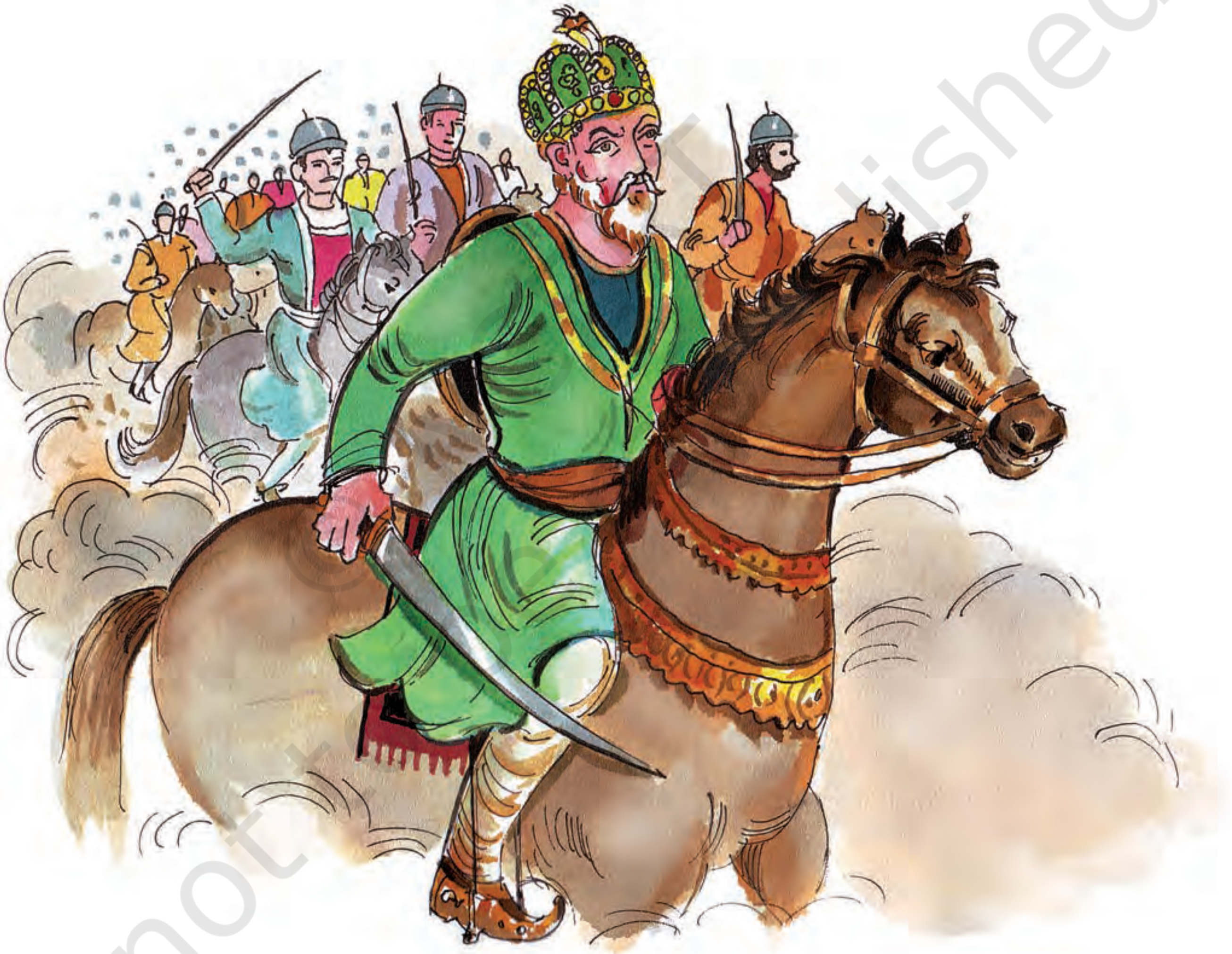

”اس کا مطلب یہ ہوا کہ انگریزوں کی فوج اب بہادر شاہ ظفر کی فوج ہوگئی۔“ عامر نے پوچھا۔

ابّو نے جواب دیا—— ''ہاں بیٹا! جس فوج نے بغاوت کی تھی وہ اب بہادر شاہ ظفر کے ساتھ ہوگئی تھی۔ انھوں نے فوج کی کمان جنرل بخت خاں کو سونپ دی۔ ان کی سربراہی میں ہندوستانی فوجیوں نے انگریزوں کو دلّی سے بھگا دیا۔''

''تو پھر یہ جنگ ناکام کیوں ہوئی؟'' عامر نے پوچھا۔

ابّو نے بتایا—— ''اس لیے کہ انگریزوں کی فوجیں دلّی کے باہر مورچے بنائے ڈٹی رہیں۔ انگریز اپنی فوجی طاقت بڑھانے میں لگے رہے۔ وہ ہندوستان پر مکمل حکومت کے خواب کو ادھورا نہیں چھوڑنا چاہتے تھے۔ اُن کے جاسوس شہر میں پھیلے ہوئے تھے اور ہندوستانی فوج کی پل پل کی خبریں انگریزوں کو پہنچا رہے تھے۔ ہندوستانی سپاہیوں نے پانچ مہینے تک ڈٹ کر انگریزوں کا مقابلہ کیا، لیکن یہ فوج منظّم نہ تھی۔ ان کے پاس وسائل کی بھی بے انتہا کمی تھی۔ اس وجہ سے انگریز دلّی پر دوبارہ قبضہ کرنے میں کامیاب ہوگئے۔

''اوہو! تو اس وجہ سے یہ جنگ ناکام ہوئی۔'' عامر نے کہا۔

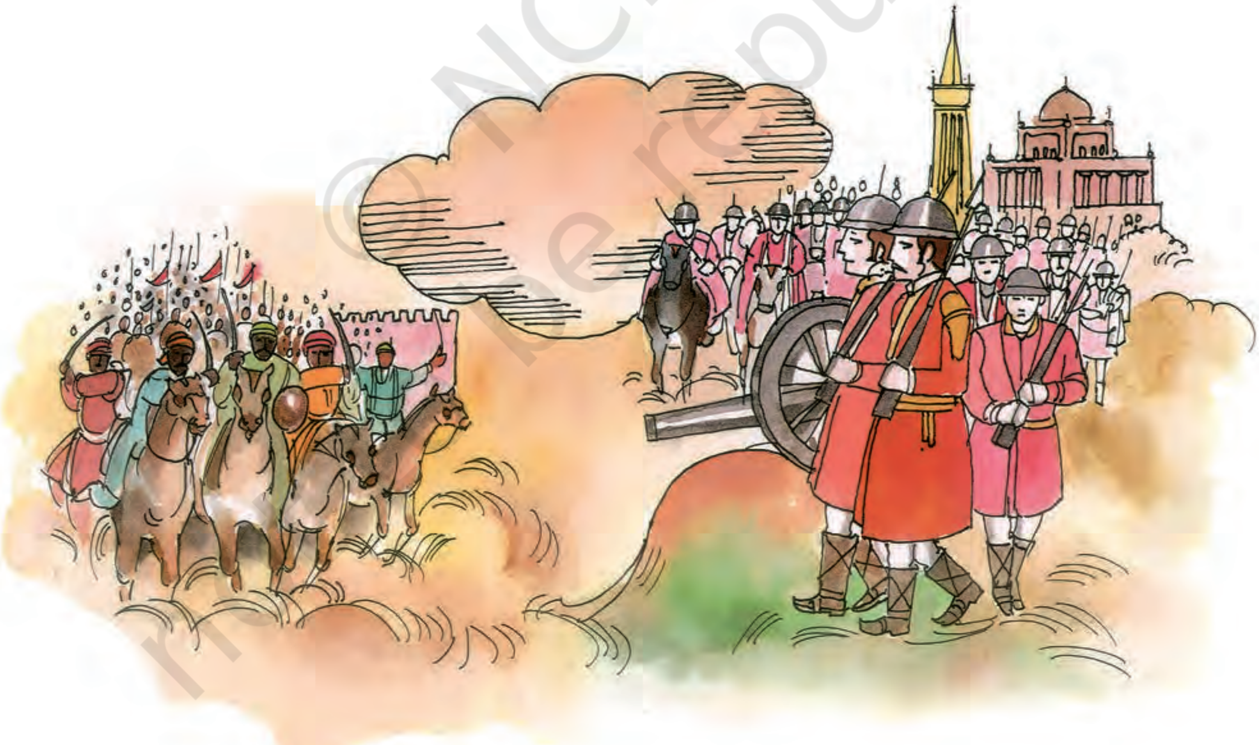

ابّو نے کہا —— ''ہاں بیٹا اس وقت انگریزوں کی چالاکی ہم پر بھاری پڑی۔ انگریزوں نے ہندوستان پر قبضہ کرلیا۔ بہادر شاہ ظفر کو گرفتار کرلیا اور ان کے دو بیٹوں کو سرِعام گولی مار دی گئی۔ انگریزوں نے آزادی کی اس جنگ کو غدر کا نام دیا۔ بہادر شاہ ظفر پر مقدّمہ چلا کر انھیں بغاوت کا ذمّے دار قرار دیا۔ اور جلا وطن کر کے انھیں رنگون بھیج دیا۔''

''اپنے وطن سے دوٗر؟'' عامر نے پوچھا۔

ابّو نے کہا —— ''ہاں بیٹا! بہادر شاہ ظفر کو اپنے وطن سے بہت محبت تھی۔ وہ ہندوستان واپس آنا چاہتے تھے لیکن انگریزوں نے اُن کی ایک نہیں سنی۔ بہادر شاہ ظفر نے یہ خواہش بھی ظاہر کی کہ اُن کی موت کے بعد اُن کو ہندوستان میں دفن کیا جائے۔ انگریزوں نے اُن کی یہ خواہش بھی پوری نہیں کی۔

9 نومبر 1862 کو اُن کی وفات ہوئی اور انھیں رنگون ہی میں دفن کر دیا گیا۔''

عامر نے پوچھا —— ''تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ بہادر شاہ ظفر اپنے وطن آ ہی نہ سکے۔''

ابّو نے کہا —— ''ہاں بیٹا!'' نیتاجی سبھاش چندر بوس نے اپنی آزاد ہند فوج کے ساتھ پہلی جنگِ آزادی کے اس سپہ سالار کے مزار پر حاضری دی۔ انھوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ ان کے باقیات ہندوستان لے جائے جائیں۔''

اس طرح بہادر شاہ ظفر کی رہ نمائی میں آزادی کی جو جنگ شروع ہوئی تھی وہ 15 اگست 1947 کو کامیابی سے ہم کنار ہوئی۔ اس کی یاد میں آج تمھارے اسکول میں جشن منایا گیا۔

''ابّو! آپ نے بڑی اچھی معلومات فراہم کیں۔ میں یہ سب باتیں اپنے دوستوں کو بتاؤں گا۔ وہ بھی سن کر خوش ہو جائیں گے۔'' عامر نے کہا۔

مشق

لفظ اور معنی :

موضوع : وہ مسئلہ جسے بنیاد بنا کر کچھ کہا، لکھا جائے

سپہ سالار : فوج کا سردار

حیرت زدہ : حیران

برائے نام : نہ ہونے کے برابر

نجات : چھٹکارا، رہائی

بغاوت : نافرمانی، غدر

سربراہی : سرداری

بدسلوکی : بُرا برتاؤ

منظّم : باقاعدہ

وسائل : ذرائع، وسیلے کی جمع

سرِ عام : عوام کے سامنے

غدر : بغاوت، ہنگامہ

جلاوطن : دیس سے نکالا ہوا

باقیات : بچی ہوئی چیزیں، ہڈیاں

ہم کنار ہونا : ملنا

فراہم کرنا : بہم پہنچانا، جمع کر دینا

غور کیجیے:

◆ بہادر شاہ ظفر کی رہ نمائی میں جس جنگِ آزادی کا آغاز ہوا تھا، اس میں ہندوؤں اور مسلمانوں نے اتحاد کی ایک غیر معمولی مثال قائم کی تھی۔

سوچیے، بتائیے اور لکھیے:

1۔ عامر نے جس ڈرامے میں حصّہ لیا اس کا موضوع کیا تھا؟
2۔ ملک میں انگریزوں کے خلاف اور کون کون لوگ جدو جہد کر رہے تھے؟
3۔ میرٹھ کے سپاہیوں نے لال قلعہ پہنچ کر بہادر شاہ ظفر سے کیا درخواست کی؟
4۔ انگریز دلّی پر قبضہ کرنے میں کس طرح کامیاب ہوئے؟
5۔ بہادر شاہ ظفر کو رنگون کیوں بھیجا گیا؟
6۔ نیتا جی سبھاش چندر بوس نے اُن کے مزار پر کس خواہش کا اظہار کیا تھا؟

نیچے دیے ہوئے جملوں کو سبق کے مطابق صحیح لفظوں سے پُر کیجیے:

بدسلوکی	مقدّمہ	ملکی	کمان	جنگِ آزادی

1۔ مَیں 1857 کی .... کے بارے میں اور معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں۔
2۔ اپنی چالاکی اور مکّاری سے انھوں نے .... انتظامات اپنے ہاتھ میں لے لیے۔
3۔ انگریز ان ہندوستانی فوجیوں کے ساتھ .... کرتے تھے۔
4۔ سپاہیوں نے بادشاہ سے درخواست کی کہ وہ ان کی .... سنبھالیں۔
5۔ بہادر شاہ ظفر پر .... چلا کر انھیں بغاوت کا ذمّے دار قرار دیا۔

پڑھیے سمجھیے اور لکھیے :

- جو زمانہ گزر چکا ہو اسے **ماضی** کہتے ہیں۔ ◆ موجودہ زمانے کو **حال** کہتے ہیں۔
- آنے والے زمانے کو **مستقبل** کہتے ہیں۔
- نیچے دیے ہوئے جملوں میں کس زمانے کا ذکر ہے، خالی جگہوں میں لکھیے :

1۔ مَیں جنگِ آزادی کے بارے میں اور معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ ....

2۔ مغلوں کی حکومت نام کی رہ گئی تھی۔ ....

3۔ یہ سب باتیں میں اپنے دوستوں کو بتاؤں گا۔ ....

- ماضی، حال اور مستقبل کی دو دو مثالیں لکھیے :

ماضی	حال	مستقبل
◆	◆	◆ ....
◆	◆	◆ ....

اِن مُحاوروں کو جملوں میں استعمال کیجیے:

مُحاورہ	جملوں میں استعمال
◆ قدم اُکھڑنا	✍ ....
◆ ڈٹ کر مقابلہ کرنا	✍ ....
◆ ایک نہ سُننا	✍ ....
◆ بھاری پڑنا	✍ ....

نیچے دی ہوئی تصویروں کو ان کے صحیح ناموں سے ملائیے:

نام	تصویر
جھانسی کی رانی	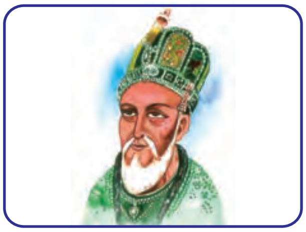
سبھاش چندر بوس	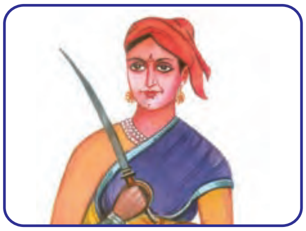
تانتیا ٹوپے	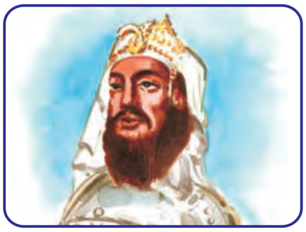
بابو کنور سنگھ	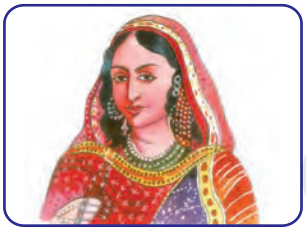
بہادر شاہ ظفر	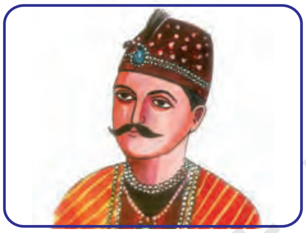
بیگم حضرت محل	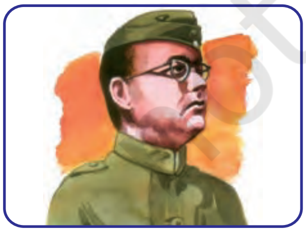

نیچے دیے ہوئے جملوں میں رنگین لفظوں کے متضاد خالی جگہوں میں لکھیے :

- عامر آج بہت **خوش** تھا۔ ....
- بہادر شاہ ظفر کی **زندگی** کے حالات پیش کیے گئے تھے۔ ....
- سب نے طلَبا کی بہت **تعریف** کی۔ ....
- ابّو نے **جواب** دیا۔ ....
- انگریز اپنے **ناپاک** ارادوں کے ساتھ ہندوستان میں داخل ہوئے۔ ....
- اونے پونے داموں **خرید** کر اپنے ملک لے جانے لگے۔ ....

پہلی جنگِ آزادی (1857) پر پانچ جملے لکھیے :

- ....
- ....
- ....
- ....
- ....